93145 ـ پردہ كى ممانعت ہو تو عورت كام اور ضروريات پورى كرنے كے ليے كيسے جائے

سوال

ميرا سوال پردہ كے متعلق ہے، ہمارے ملك ميں پردہ كرنے كى ممانعت ہے، اور عورت كے ساتھ بہت برا سلوك كيا جاتا ہے، اس پر مستزاد يہ كہ عورت كے ليے ملازمت منع ہے، اور وہ كئى ايك جگہوں مثلا پوليس اسٹيشن .... ميں پردہ اتارے بغير داخل نہيں ہو سكتى، اور خاص كر جب ہمارى ضروريات پورى كرتے وقت اور ملازمت ميں بھى پردہ اتارنا پڑتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت كا غير محرم اور اجنبى مردوں كے سامنے باپرد ہو كر آنا فرض ہے، يہ محكم فريضہ ہے جس پر كتاب و سنت اور اجماع دلالت كرتا ہے، لہذا كسى بھى شخص كے ليے اس كى مخالفت كرنى جائز نہيں، اور اس حكم پر عمل كرنے والى عورت كو بھى كوئى شخص منع كر سكتا ہے، جو شخص بھى ايسا كريگا وہ اللہ تعالى كے حكم كا مخالف ہے، اور اللہ كى شريعت كے خلاف جنگ كرنے ميں مشغول ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور (ديكھو) كسى بھى مومن مرد اور عورت كو اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے فيصلہ كے بعد اپنے امر كا كوئى اختيار باقى نہيں رہتا، اور جو كوئى بھى اللہ تعالى اور اس كے رسول كى نافرمانى كريگا تو وہ واضح اور صريح گمراہى ميں پڑ گيا الاحزاب (36).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

اور جو كوئى بھى رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كى مخالفت كريگا، اس كے بعد كہ اس كے ليے ہدايت واضح ہو چكى، اور وہ مسلمانوں كے علاوہ كسى اور كے طريقہ پر چلےگا ہم اسے اسى طرف پھير دينگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم ميں ڈال دينگے، اور يہ بہت ہى برى جگہ ہے النساء (115).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اس طرح ہے:

سو اللہ کی قسم یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تك کہ وہ آپ کو اپنے مابین ہونے والے اختلاف میں فیصل نہ مان لیں، اور پھر آپ کے فیصلہ کے متعلق اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اسے مکمل تسلیم نہ کر لیں النساء (65).

دوم:

کسی بھی عورت کے لیے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے اپنے بدن کا کوئی حصہ ظاہر کر کے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے، لیکن اگر کوئی ایسی مجبوری ہو اور اضطراری حالت ہو جو حرام کو مباح کر دے مثلا اسے پولیس اسٹیشن طلب کیا جائے، اور اس کے لیے وہاں جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، اگر نہ جائے تو اس کے نتیجہ میں اس کی جان یا مال میں کوئی معتبر خرابی پیدا ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے.

لیکن عورت کا ملازمت کے گھر سے نکلنے میں عرض یہ ہے کہ اگر اس کا خرچ اور نان و نفقہ برداشت کرنے ولا یعنی والد یا خاوند یا جس پر اس کا نان و نفقہ واجب ہوتا ہے موجود ہو یہ عورت ملازمت کے لیے باہر نکلنے پر مضطر نہیں، لہذا اگر ملازمت پر جانے کے لیے پردہ اتارنا پڑتا ہو تو اس کا ملازمت کرنا جائز نہیں.

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں ایك دوسرے کا تعاون کریں، اور مسلمان عورتوں کو اس طرح باہر نکلنے پر مجبور ہونے سے بچائیں جو معصیت و نافرمانی پر مشتمل ہو، اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ماں باپ اور رشتہ دار ان پر خرچ کریں، اور ان عورتوں کے لیے گھروں میں بھی کچھ ایسے مفید عمل پیدا کریں جو عورتیں گھروں میں ہی رہ کر سرانجام دیں، اور انہیں گھر سے باہر نکلنے سے مستغنی کر دیں جس کے نتیجہ میں انہیں اپنا پردہ اتارنا پڑے، اور پردہ کرنے سے انہیں باہر نکل کر اذیت کا سامنا کرنا پڑے.

اور یہ آدمی کے پردہ کو فرض سمجھنے پر موقوف ہے یعنی آدمی پردہ کی فرضیت کا قائل ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے، وگرنہ اکثر لوگ تو اس کی پرواہ ہی نہیں کرتے کہ پردہ بھی کروانا ہے، اور نہ ہی پردہ کروانے کا اہتمام کرتے ہیں، اور کچھ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی بیوی اور بیٹی کو ملازمت کروانے کی حرص رکھتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ملازمت کرنے والی عورت کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرتے، چاہے اس کی ملازمت پردہ نہ کرنے کی متقاضی ہو.

مردوں کی یہ کوتاہی اور جہالت اس مشکل کو حل کرنے میں مانع اسباب میں سب سے بڑا سبب ہے، اس لیے اس علم یعنی پردہ کی فرضیت کو نشر کرنے اور اس کی یاد دہانی کی کوشش، اور اس کی تربیت دینی چاہیے، تا کہ ہر شخص اپنے اہل و عیال کی عفت و عصمت کو محفوظ بنا سکے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ کل روز قیامت اس نے اپنے اہل و عیال کے متعلق اللہ عزوجل کو جواب دینا ہے کہ آیا اس نے یہ امانت پوری طرح ادا کی تھی یا کہ اس میں کوتاہی کی ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حاکم بنائے تو وہ انہیں نصیحت و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7150) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

بلکہ مسلمانوں پر متعین ہے کہ وہ اس برائی کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اور اس سلسلہ میں جتنے بھی وسائل ہیں انہیں بروئےکار لائیں، چاہیے وہ کمیٹیوں اور مجلس اور اداروں کی جانب سے ہوں یا کسی اور جانب سے تا کہ اس فتنہ اور خرابی کو اپنی عورتوں سے ختم کر سکیں، اور ہر مسلمان عورت پردہ کر سکے، اور اس فرض کی ادائیگی میں ناامیدی وغیرہ نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ بہت سے حقوق صبر اور کوشش سے حاصل ہو جاتے ہیں.

سوم:

جس پر سب راہ بند ہو جائیں، اور اس عورت کے لیے ملازمت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو، اور اس کا نان و نفقہ اور خرچ برداشت کرنے والا بھی کوئی نہ ہو، اور اس کے لیے اسے پردہ اتارنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر تو وہ عورت اس علاقے اور ملك و شہر کو جہاں اس کے لیے اپنے دین کا ظاہر کرنا ممکن نہ ہو، اور اپنے پروردگار کے حکم پر عمل نہ کر سکتی ہو، چھوڑنا اور ہجرت کرنا ممکن ہو تو یہ اس پر واجب ہے.

ابن عربی رحمہ اللہ نے " احکام القرآن " میں ذکر کیا ہے کہ:

" دار الکفر سے دالاسلام کی جانب ہجرت کرنا فرض ہے.

اور اس جگہ سے بھی ہجرت کرنی فرض ہے جہاں بدعت عام ہو چکی اور پھیل چکی ہو، امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں: کسی شخص کے لیے بھی ایسے علاقے میں رہنا حلال نہیں جہاں سلف پر سب و شتم کیا جاتا ہو "

" اور اس جگہ اور علاقے سے بھی جہاں حرام غالب ہو، کیونکہ ہر مسلمان شخص پر حلال کی تلاش فرض ہے "

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 612).

اور بعض اوقات ہر کوئی ہجرت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور نہ ہی یہ سب مسلمان عورتوں کے لیے حل ہو سکتا.

اس لیے جس عورت کو گھر سے نکلنے کی اشد ضرورت ہو، یا پھر اسے کچھ معاملات وغیرہ نپٹانے ہوں اور اس

میں باہر نکلنے کے لیے صرف چہرہ ننگا کرنے کی ضرورت ہو، تو ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن واجب ضروری یہی ہے کہ اس مسئلہ اور مشکل کو مکمل حل کرنے کے لیے پوری تندہی سے کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور وہ اس طرح کہ بعض ذمہ داران کو پند و نصائح کر کے، اور اس دین اور شخص حق کا مطالبہ کر کے اسے حل کیا جائے.

اور مبلغین اور اہل علم کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے پردہ کی فرضیت بیان کریں، کہ یہ مسلمان عورتوں پر اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے محکم فرض ہے.

تعجب والی بات تو یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لڑائی اور جنگ اس پردہ کے خلاف ہے، جو عفت و عصمت اور طہارت و پاکیزگی کی علامت تھی، اور اس وقت جبکہ پردہ کے خلاف جنگ جاری ہے، اسی دوران ہم دیکھتے ہیں کہ بےپرد اور فاحشہ اور بازاری عورتوں کے لیے دروازے کھولے جا رہے ہیں.

لہذا مومن عورتوں سے گزارش ہے کہ وہ صبر کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا مال بہت مہنگا ہے، اور وہ دن آنے والا ہے جب اللہ تعالی کا دین باقی سب ادیان پر غالب ہو کر رہےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے باقی ادیانوں غالب کر دے، چاہے مشرك لوگ اسے برا ہی جانیں التوبۃ (33).

اور اللہ سبحانہ و تعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس امت کو رشد و ہدایت نصیب فرمائے جس میں اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کو مزید عزت حاصل ہو، معصیت و نافرمانی کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں، اور آپ اور باقی سب مسلمان عورتوں کو پردے کا اہتمام کرنے کی توفیق دے، اور بےپردگی اور فحاشی سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .